جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	:	مدرس ڈے اور اسلام
مصنف	:	مولانا محمد شمشاد ندوی
سن اشاعت	:	۲۰۱۲
ایڈیشن	:	اوّل
تعداد	:	ایک ہزار
صفحات	:	۸
سائز	:	23x36
قیمت	:	
کمپوزنگ	:	القلم کمپیوٹرس رام گنج، جے پور (راجستھان)
ناشر	:	الکریم اسلامک اکیڈمی، شیوہر (بہار)

Mother's Day and Islam

By Moulana Md. Shamshad Nadwi

Jamea tul Hidaya Ram Garh Road

Jaipur (Rajasthan)

mdshamshadnadwi@gmail.com

Mb. 09829158105

مدرس ڈے اور اسلام

اسلام نے والدین کے حقوق ادا کرنے کی سخت تاکید کی ہے، والدین کے حقوق کی ادائیگی پر اجر وثواب مقرر ہے اور حقوق کی عدم ادائیگی پر سخت عذاب وسزا متعین ہے۔ اس لیے مسلم معاشرہ میں والدین کے حقوق پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور ان کے ادب و احترام اور خدمت و معاونت کو ذریعہ نجات اور وسیلۂ ترقی سمجھا جاتا ہے، لیکن مغربی تہذیب کے اثرات کی وجہ سے مسلم معاشرہ کے چند خاندانوں میں بھی والدین کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی جارہی ہے۔ لہذا امت مسلمہ کے ہر خاندان کو مغربی تہذیب اور باطلانہ نظریات وافکار سے بچانے کی اشد ضرورت ہے۔

مغربی مما لک میں نابالغ اولاد اپنے والدین کے ساتھ زندگی گذارتی ہے جیسے ہی وہ بڑی ہوجاتی ہے اکثر و بیشتر اپنے والدین کو بے یارو مددگار چھوڑ کر اپنی دنیا میں مست ومگن ہو جاتی ہے، ایسے والدین اپنے آخری ایام Old age House میں گذارتے ہیں اور ان کی زندگی کسمپرسی میں گذرتی ہے وہ حکومت اور رفاہی تنظیموں کے رحم وکرم پر زندہ رہتے ہیں اسی طرح مغربی مما لک میں ماں کے احترام میں ایک مخصوص دن مئی کی دوسرے اتوار کو Mother's Day متعین کیا گیا ہے جس میں ماں سے ملاقات کی جاتی ہے اور ہدایا و تحائف پیش کئے جاتے ہیں، لیکن اسلام نے ہر روز ''Mother's Day'' رکھا ہے۔ والدین کے ادب واحترام کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ ان کی خدمت کرنے، حسن سلوک کرنے اوران کی مدد کرنے پر جنت کی بشارت دی ہے۔

اولاد کی ہر اس نگاہ پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے جو والدین کی طرف محبت سے ڈالی جائے۔ ان کو بار بار دیکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ والدین اولاد کے ساتھ پوری زندگی گذاریں اور ان کو سربراہی اور عزت واحترام کا مقام حاصل ہو۔ اور

اولاد ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائے اور مستقبل کی ناکامیوں سے محفوظ رہے۔

والدین نے اپنی راحت وآرام چین وسکون اور مال ودولت قربان کر کے اپنی اولاد کو پالا پوسا اور اس کی جملہ ضروریات کو پورا کیا اور اس کی تعلیم وتربیت میں کوشش کی۔ اور اس کے مستقبل کو سنوارنے اور ترقی وکامرانی سے ہمکنار کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ لہذا اولاد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کی ضروریات بخوشی پورا کریں اور ان کے آرام وراحت کا خیال رکھے۔

جب والدین کے درجہ ومرتبہ اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی بابت قرآن و احادیث اور اسلاف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اتنی تفصیلات ملتی ہیں جو ہزاروں صفحات پر محیط ہوجائیں لیکن ہم یہاں اس پر سرسری نگاہ ڈالیں گے۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

''قضی ربک الا تعبدوا الا اياه وبالوالدين احساناً''(۱)

''اور تیرے رب نے حکم کردیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا'' اس آیت میں اللہ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم کردیا ہے۔ جس سے والدین کی خدمت وفرمانبرداری کی اہمیت واضح ہوتی ہے اسی آیت میں اولاد کو اف تک نہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

''امایبلغن عندک الکبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف و لا تنهر هما وقل لهما قولاً كريماً واخفض لهما جناح الذلّ من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربّيٰنى صغيراً(۲)

''اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے نرمی سے انکساری کے ساتھ جھکتے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائے جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کی''۔

اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے خلاف والدین کے حکم کو مسترد کردیا جائے گا۔ لیکن

ادب واحترام اب بھی باقی رہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''وان جاھداک علی ان تشرک ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفاً ''(۳)
''اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا''۔

قرآن وحدیث اور کتب سیرت میں جہاد کی اہمیت وفضیلت کا تفصیلی بیان موجود ہے اس راستہ میں جان و مال کی قربانی کرنے والوں کے لیے جنت کی خوش خبری سنائی گئی ہے لیکن اس مہتم بالشان فریضہ پر بھی والدین کی خدمت کو ترجیح دی گئی ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنھما قال: جاء رجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستأذنہ فی الجھاد فقال أحیّ والداک؟ قال: نعم، قال: ففیھما فجاھد''(۴)

''عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ جہاد میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کی خدمت کرو یہی تمہارے لیے جہاد ہے''۔

تین قسم کے اشخاص پر جنت حرام ہے ان میں ایک والدین کا نافرمان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ: العاق لوالدیہ، والمد من علی الخمر، والمنان بما اعطیٰ۔(۵) ''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب کا عادی اور دینے کے بعد احسان جتانے والا''۔

والدہ کا خصوصی حق:

والد اپنی اولاد کی پرورش ونگہداشت اور تعلیم وتربیت میں اہم رول ادا کرتا ہے اور اپنی راحت وآرام کو قربان کر کے اس کے مستقبل کے سنوارنے کے لیے جد وجہد کرتا ہے اور

اس کے برسر روزگار ہونے تک اس کی کفالت کی ذمہ داری کو نبھاتا ہے لیکن اولاد کی پرورش و نگہداشت، تعلیم وتربیت اور کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرنے میں ماں زیادہ اہم رول ادا کرتی ہے اور اس کو نو ماہ پیٹ میں رکھ کر اور تکلیف اٹھا کر اس کو جنم دیتی ہے اور اپنی راحت کو قربان کر کے نہایت ہی لاڈ و پیار سے اس کی پرورش ونگہداشت کرتی ہے۔ لہذا والد کے مقابلہ میں ماں زیادہ حسن سلوک کی حقدار ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: **عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال: امّک قال: ثم من؟ قال: ثم امّک قال: ثم من؟ ثم امّک، قال: ثم من؟ قال: ثم ابوک.(۲)**

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرۃ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ! لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے کہا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے کہا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والد''۔

ایک بار ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ! میری ماں بدمزاج ہے۔ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نو مہینے تک مسلسل جب وہ تجھے پیٹ میں لئے لئے پھری اس وقت تو بدمزاج نہ تھی۔ وہ شخص بولا: حضرت میں سچ کہتا ہوں کہ وہ بدمزاج ہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ رات رات بھر تیری خاطر جاگتی تھی اور اپنا دودھ تجھے پلاتی تھی اس وقت تو یہ بدمزاج نہ تھی۔ اس شخص نے کہا میں اپنی ماں کو ان سب باتوں کا بدلہ دے چکا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا بدلہ دے چکے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا میں نے اپنے کندھوں پر بٹھا کر اپنی ماں کو حج کرایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فیصلہ کن جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''کیا تم اسے اس دردزہ کی تکلیف کا بدلہ بھی دے چکے ہو جو تمہاری پیدائش کے وقت اس نے اٹھائی''۔

ماں کی ناراضگی کا انجام:

ایک نوجوان کی زبان پر مرنے کے وقت کلمہ جاری نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ماں کو بلا کر فرمایا: ''یہ بتاؤ اگر ایک خوفناک آگ بھڑکائی اور تم سے کہا جائے کہ آکر تم اس کی سفارش کرو تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں، ورنہ اس الاؤ میں جھونکے دیتے ہیں تو کیا تم اس کی سفارش کروگی؟ بڑھیا نے کہا ہاں اس وقت تو میں ضرور سفارش کروں گی، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس تو مجھ کو اور اللہ کو گواہ بنا کر کہو کہ میں اس سے راضی ہوگئی۔ بڑھیا بولی: اے اللہ میں تجھے گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں اپنے اس جگر گوشہ سے راضی ہوگئی۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہو **''لاالـــــہ الا اللــــہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ''**۔

ماں کی رضامندی کی بدولت نوجوان کی زبان پر کلمہ جاری ہوگیا یہ دیکھ کر خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی اور فرمایا: خدا کا شکر ہے کہ اس نے میرے وسیلہ سے اس نوجوان کو جہنم کی آگ سے نجات بخشی۔(۷)

والدین کی زیادتی پر بھی حسن سلوک کا حکم

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام اور ہدایات کی فرمانبرداری کرنے والا تھا تو اس نے گویا ایسے حال میں صبح کی کہ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو گویا جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوا کہ اور جس آدمی نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ کے احکام و ہدایات سے منہ موڑنے والا ہے تو اس نے ایسے حال میں صبح کی کہ اس کے لیے دوزخ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو گویا دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اس آدمی نے پوچھا اے اللہ کے

رسول اگر ماں باپ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہوں تو بھی فرمایا اگر زیادتی کر رہے ہوں تو بھی، اگر زیادتی کر رہے ہوں تو بھی اگر زیادتی کر رہے ہوں تو بھی۔(۸)

موت کے بعد والدین کا حق

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ماں باپ سے ان کے مرنے کے بعد بھی میں کوئی نیکی کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کے عہد و پیمان پورے کرنا اور ان کے رشتہ داروں سے ان ہی کی رضامندی اور خوشی کے لیے صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا''۔(۹)

اولاد کے مال میں والدین کا حق

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے باپ کی شکایت کرنے لگا کہ وہ جب چاہتے ہیں میرا مال لے لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بلوایا، لاٹھی ٹیکتا ہوا ایک بوڑھا شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوڑھے سے صورت حال معلوم کی۔ بوڑھے نے کہنا شروع کیا یا رسول اللہ! ایک زمانہ تھا جب کہ یہ کمزور اور بے بس تھا اور مجھ میں طاقت وقوت تھی۔ میں مالدار اور خوشحال تھا اور یہ خالی ہاتھ تھا، میں نے کبھی اس کو اپنی چیزیں لینے سے نہیں روکا، آج میں کمزور ہوں اور یہ تندرست و توانا ہے۔ میں خالی ہاتھ ہوں اور یہ مالدار ہے اب اس کا حال یہ ہے کہ اپنا مال مجھ سے بچا بچا کر رکھتا ہے۔ بوڑھے کی یہ رقت انگیز باتیں سن کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے، آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے''۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا۔(۱۰)

الغرض انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور فرمانبرداری کرنے سے دونوں جہاں میں کامیابی ملتی ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو والدین کی خدمت کرکے جنت کے مستحق ہوئے ، اللہ ہمیں بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کی فرمانبرداری وخدمت کرنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے ۔آمین

☆☆☆

مراجع:

۱۔ سورہ بنی اسرائیل:۲۳

۲۔ بنی اسرائیل:۲۴

۳۔ سورہ لقمان:۱۵

۴۔ مسلم، ج:۴،ص:۱۹۷۵ حدیث:۲۵۴۹

۵۔ نسائی ج:۴ص:۸۰

۶۔ صحیح مسلم ج:۴،ص:۱۹۷۴ حدیث:۲۵۴۸ باب برالوالدین

۷۔ الترغیب والترہیب ج:۳ص:۳۳۲ عقوبۃ عقوق الوالدین

۸۔ مشکوۃ ج ۲ ص ۴۲۱ باب البر والصلۃ

۹۔ ابوداؤد، ج ۴ ص ۳۳۹ حدیث ۵۱۴۲

۱۰۔ ابوداؤد، ج ۴ ص ۳۳۸ حدیث ۵۱۴۱

☆☆☆

مصنف کی دیگر کتابیں

۱۔ جہیز ایک ناسور(پہلا ایڈیشن) ، جہیز ایک ناسور(دوسرا ایڈیشن) ، جہیز ایک ناسور (ہندی ایڈیشن)

۲۔ ہندوستان میں عورتوں کو درپیش مسائل ومشکلات ۳۔ اصلاحِ معاشرہ اور اسلام

۴ جان ومال اور عزت کی قدر و قیمت — ۱۸ اسلام کا نظام طلاق

۵ چند عظیم شخصیات — ۱۹ ارکانِ اسلام

۶ عورت اسلامی معاشرہ میں — ۲۰ نظام الطلاق فی الا سلام و اهميته و ضرورته

۷ یادِ رفتگاں — ۲۱ مہد سے لحد تک

۸ اسلام کا نظام تجارت — ۲۲ اصلاح معاشرہ اور اسلام(جلد دوم)

۹ نقوشِ ہدایت — ۲۳ منتخب احادیث مع ترجمہ

۱۰ مدارس اسلامیہ اور جدید تقاضے — ۲۴ تحفۃ الاطفال

۱۱ چراغ راہ — ۲۵ حقوق العباد

۱۲ اسلامی معلومات(سوال وجواب کے آئینہ میں) — ۲۶ جہیز علماء اسلام کی نظر میں

۱۳ رشوت کی شرعی حیثیت — ۲۷ ۱۰۰ مسلم مجاہدین آزادی

۱۴ اسلامی نعت رسول اکرم ﷺ — ۲۸ چمن چمن کے پھول (پسندیدہ اشعار کا مجموعہ)

۱۵ مدارس اسلامیہ کے طلبہ: خصوصیات اور مواقع — ۲۹ مذاہب عالم

۱۶ اسلامی معاشرہ — ۳۰ مطالعہ کتب

۱۷ مثالی خاندان